سورة النبا

Chapter 78 — The undeniable information

آیات 40

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے جو سنورنے والوں کی مرحلہ وار اور قدم بہ قدم مدد و رہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جانے والا ہے (وہ یہ آگاہی دے رہا ہے کہ)!

1-(اے رسولؐ! تمہیں معلوم ہے کہ) یہ لوگ ایک دوسرے سے کس چیز کے متعلق دریافت کرتے ہیں؟

عَنِ النَّبَاِ الۡعَظِیۡمِ ۙ﴿۲﴾

2-(یہ دریافت کرتے ہیں) اس خبر کے بارے میں جو بہت عظیم ہے۔ (یعنی وہ عظیم خبر یہ ہے کہ قیامت آ کر رہے گی اور فیصلے کا دن طاری ہو کر رہے گا۔ اور مرنے کے بعد انسان پھر اٹھائے جائیں گے اور انہیں اپنے اعمال کا حساب دینا پڑے گا، 2/284)۔

الَّذِیۡ ہُمۡ فِیۡہِ مُخۡتَلِفُوۡنَ ؕ﴿۳﴾

3-(اور یہ وہ خبر ہے) جس کے متعلق ان کے خیالات مختلف ہیں (کوئی کچھ کہتا ہے کوئی کچھ)۔

کَلَّا سَیَعۡلَمُوۡنَ ۙ﴿۴﴾

4- لیکن (ان کی یہ تذبذب اور اختلاف کی کیفیت زیادہ عرصہ تک) ہرگز نہیں رہے گی۔ انہیں اس کے متعلق جلد معلوم ہو جائے گا۔

ثُمَّ کَلَّا سَیَعۡلَمُوۡنَ ﴿۵﴾

5- پھر (سن لیجئے کہ) یہ حتمی اور یقینی بات ہے کہ انہیں اس کے متعلق جلد معلوم ہو جائے گا۔

(**نوٹ**: انسان جب جب کائنات کی نشانیوں پر غور کریں گے تب تب قیامت اور آخرت کی آگاہی کو مستند سمجھتے جائیں گے۔ اور نوعِ انساں بہت جلد مزید اس آگاہی کی طرف سفر شروع کر دیں گے اور جلد انہیں ان کے جسموں اور ذات کے اندر اور آفاق میں مختلف حقائق اور رازوں کا انکشاف ہونا شروع ہو جائے گا (41/53)۔ ان آیات سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ انسان جلد وہ علم حاصل کر لیں گے جس سے یہ زمین یا کسی بھی تارے سیارے کی حتمی عمر کا پتہ لگا کر اس کے اختتام کی مدت کو معلوم کر سکیں گے)۔

أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ مِهٰدًا ﴿٦﴾

6-(لہٰذا، قیامت اور آخرت کی اس عظیم خبر کے برپا ہونے سے پہلے، اے نوعِ انساں! اپنے آپ کے متعلق اور کائنات کے حقائق پر غور کرو تا کہ تم اس خبر کو جھٹلانے کے مجرم نہ بن سکو۔ سوچو اور غور کرو اور ذرا زمین کی طرف نگاہ دوڑاؤ اور دیکھو کہ) کیا ہم نے زمین کو گہوارہ نہیں بنا دیا؟

وَّالْجِبَالَ أَوْتَادًا ﴿٧﴾

7-اور پہاڑوں کو (اس قدر محکم بنا دیا گویا وہ) میخیں گڑی ہوئی ہیں۔

وَّخَلَقْنٰكُمْ أَزْوَاجًا ﴿٨﴾

8-اور (خارجی کائنات سے ہٹ کر خود اپنی طرف آؤ اور دیکھو کہ) ہم نے تمہیں (کس طرح) جوڑے جوڑے تخلیق کیا ہے (یعنی نر اور مادہ، جن سے تمہاری نسل کا سلسلہ آگے بڑھتا ہے اور ایک دوسرے کی تکمیل ہوتی ہے)۔

وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ﴿٩﴾

9-اور (پھر رات اور دن کے تغیرات پر غور کرو) کہ ہم نے تمہاری نیند کو (تمہارے لئے) آرام و راحت بنا رکھا ہے۔

وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ﴿١٠﴾

10-اور (اس پر بھی غور کرو کہ) ہم نے رات کو ایک لباس کی طرح بنا رکھا ہے۔

وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ﴿١١﴾

11-اور دن کو ہم نے معاش یعنی اسباب و سامانِ زندگی (کی تلاش، دوڑ دھوپ) کے لئے بنایا۔

وَّبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ﴿١٢﴾

12-اور ہم نے تمہارے اوپر سات یعنی متعدد مضبوط (آسمانی تہیں) بنا دیں (جو غیر ضروری قوتوں کو زمین تک آنے سے روکتی ہیں تا کہ زمین یا انسانی زندگی تباہ نہ ہو کر رہ جائے، 37/6-7)۔

وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ﴿١٣﴾

13-اور ہم نے (سورج) کو چراغ بنا دیا (یعنی سورج اجرامِ فلکی میں چراغ کی مانند) ہے جس کی ذات سے روشنی و حرات پھوٹ رہی ہے (ھاجاً)۔

وَّأَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَاءً ثَجَّاجًا ﴿١٤﴾

14-اور ہم نے پانی سے بھرے ہوئے بادل اٹھا دیے اور ان سے ہم موسلا دھار بارش نازل کرتے ہیں۔

لِّنُخۡرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا ﴿۱۵﴾

15- تاکہ ہم اسے اناج اور نباتات کے اگانے (کا سبب بنائیں)۔

وَّجَنّٰتٍ اَلۡفَافًا ﴿۱۶﴾

16- اور (نہ صرف یہ بلکہ باغوں کو یہ) گھنے باغوں (میں بدلنے کا سبب بنے)۔

اِنَّ يَوۡمَ الۡفَصۡلِ كَانَ مِيۡقَاتًا ﴿۱۷﴾

17- (چنانچہ اے نوعِ انسان جب تم دیکھ رہے ہو کہ خارجی کائنات میں کس طرح نازل کردہ احکام وقوانین سرگرمِ عمل ہیں تو اس سے تمہیں یہ بھی سمجھ لینا چاہیے کہ خود تمہاری دنیا کے لئے بھی) یقیناً ایک فیصلے کے دن کے لئے وقت مقرر کر دیا گیا ہے۔

يَّوۡمَ يُنۡفَخُ فِى الصُّوۡرِ فَتَاۡتُوۡنَ اَفۡوَاجًا ﴿۱۸﴾

18- (اور یہ وہ دن ہوگا) جس دن صور میں پھونک ماری جائے گی (یعنی ایک بگل کی آواز جیسی گونج طاری ہو جائے گی)۔ اور پھر تم (اپنی اپنی مُردہ گاہوں سے) فوج در فوج چلے آؤ گے (کیونکہ وہ فیصلے کا دن ہوگا جس میں اعمال کے نتائج کے مطابق فیصلے کر دیے جائیں گے)۔

وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتۡ اَبۡوَابًا ﴿۱۹﴾

19- اور (یہ وہ دن ہوگا جب) آسمان کھول دیا جائے گا اور اس میں دروازے ہی دروازے ہو جائیں گے۔

وَّسُيِّرَتِ الۡجِبَالُ فَكَانَتۡ سَرَابًا ﴿۲۰﴾

20- اور (یہ وہ دن ہوگا جب) پہاڑوں کو (گردوغبار) بنا کر اڑا دیا جائے گا۔ اور وہ بے حقیقت ہو کر رہ جائیں گے۔

اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتۡ مِرۡصَادًا ﴿۲۱﴾

21- (اور یہ وہ دن ہوگا جب) یقیناً جہنم گھات لگائے ہوئے ہوگی (کیونکہ اللہ کے احکام سے انکار و سرکشی کرنے والے یہی سمجھ کر بُرائی پر بُرائی کرتے جاتے ہیں کہ ان کی پکڑ نہیں ہوگی مگر وہ اچانک جہنم کی گرفت میں آ جائیں گے اور یہی جہنم کی گھات ہے)۔

لِّلطّٰغِيۡنَ مَاٰبًا ﴿۲۲﴾

22- (کیونکہ وہ لوگ جو نازل کردہ سچائیوں اور احکام وقوانین سے) سرکشی کرتے رہے یہ ان کا ٹھکانہ ہوگی۔

لّٰبِثِيۡنَ فِيۡهَاۤ اَحۡقَابًا ﴿۲۳﴾

23-اوروہ اس میں پے درپے آنے والے طویل زمانوں تک رہیں گے۔

لَا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا وَلَا شَرَابًا ﴿٢٤﴾

24-وہ اس میں راحت وآرام کا مزہ نہیں پائیں گے اور نہ ہی پینے کے لئے کوئی چیز ملے گی۔

إِلَّا حَمِيمًا وَغَسَّاقًا ﴿٢٥﴾

25-البتہ اگر (کوئی پانی ملے گا تو وہ) کھولتا ہوا پانی ہوگا یا ایسا یخ بستہ جس کی ٹھنڈک سُن کردینے والی ہوگی (یعنی دونوں طرح سے پیاس بجھنے کی بجائے اور بھڑک اٹھے گی)۔

جَزَاءً وِفَاقًا ﴿٢٦﴾

26-(اور یہ سب ان کے اپنے اعمال کا) بدلہ ہوگا جو ٹھیک پورا (بدلہ) ہوگا۔

إِنَّهُمْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ حِسَابًا ﴿٢٧﴾

27-حقیقت یہ ہے کہ (اللہ کی سچائیوں سے انکار اور سرکشی کرنے والوں کو) توقع ہی نہیں تھی (کہ جو کچھ وہ کرتے ہیں) انہیں اس کا حساب دینا پڑے گا۔

وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كِذَّابًا ﴿٢٨﴾

28-چنانچہ وہ ہمارے احکام وقوانین کو جھوٹ جان کر جھٹلاتے رہتے تھے۔

وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ كِتَابًا ﴿٢٩﴾

29-حالانکہ ہم نے ہر چیز گن گن کر لکھ رکھی تھی (اور انہیں واضع طور پر تنبیہہ کر دی گئی تھی کہ ان کے اعمال کے نتائج ان کے سامنے آکر رہیں گے)۔

فَذُوقُوا فَلَنْ نَزِيدَكُمْ إِلَّا عَذَابًا ﴿٣٠﴾ ع 1 30 1

30-اس لئے (ان سے کہا جائے گا کہ) اب تم مزہ چکھو (اپنے اعمال کے نتائج کا)۔اور یہ عذاب کم ہونے کی بجائے بڑھتا ہی چلا جائے گا۔

إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا ﴿٣١﴾

31-(ان کے برعکس) یقیناً جن لوگوں نے خود پر اتنا اختیار حاصل کر رکھا تھا کہ خطرناک نتائج کے خوف سے اللہ کے احکام وقوانین کی خلاف ورزی سے بچتے رہے تو ان کے لئے ہر قسم کی کامیابی وکامرانی ہے۔

حَدَائِقَ وَأَعْنَابًا ﴿٣٢﴾

32-(اوران کے لئے ہوں گے ایسے) حسین وخوشنما باغات جن کی زمین تک حسین وجمیل گھاس سے آراستہ ہوگی اور ہوں گے انگوروں (کے لذت آور خوشنما خوشے)۔

وَّكَوَاعِبَ اَتۡرَابًا ۙ﴿۳۳﴾

33-(اوران کے لئے ہوگی) جواں سال حسین وجمیل پیکر والی جنتی مخلوق (جو جنتی مردوں اور جنتی عورتوں کے لحاظ سے ان کی ہم نشین ہوگی)۔

وَّكَاۡسًا دِهَاقًا ؕ﴿۳۴﴾

34-اور (ان کے لئے ہوں گے جنتی مشروب) کے چھلکتے ہوئے پیالے۔

لَا يَسۡمَعُوۡنَ فِيۡهَا لَغۡوًا وَّلَا كِذّٰبًا ۚ﴿۳۵﴾

35-(اوروہ جنتی زندگی ایسی ہوگی کہ) نہ اس میں کوئی بے معنی اور قدر واحترام سے گری ہوئی بات سننے کو ملے گی اور نہ غلط اور جھوٹی گفتگو ہوگی۔

جَزَآءً مِّنۡ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ۙ﴿۳۶﴾

36-یہ ہے (درست اعمال کا حسین) بدلہ جو تمہارے رب کی طرف سے (اہلِ جنت کو میسر آئے گا۔ اوراس کی طرف سے) یہ نوازش اس کے حساب کے مطابق ہے۔

رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا بَيۡنَهُمَا الرَّحۡمٰنِ لَا يَمۡلِكُوۡنَ مِنۡهُ خِطَابًا ۚ﴿۳۷﴾

37-(یہ ہے وہ) جو آسمانوں اور زمین کی اور جو کچھ ان کے درمیان ہے، ان سب کی نشو ونما کر رہا ہے اور وہ ان کو بتدریج مدد ورہنمائی فراہم کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لئے جارہا ہے (رحمٰن)۔ اور کوئی بھی یہ اختیار نہیں رکھتا کہ اس سے کسی بھی قسم کی باز پرس کر سکے (کیونکہ سارے کا سارا اختیار واقتدار صرف اسی کا ہے)۔

يَوۡمَ يَقُوۡمُ الرُّوۡحُ وَالۡمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ۙؕ لَّا يَتَكَلَّمُوۡنَ اِلَّا مَنۡ اَذِنَ لَهُ الرَّحۡمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ﴿۳۸﴾

38-(بہر حال، جب فیصلے کا دن طاری ہوگا تو اس) دن روح اور فرشتے صف بستہ کھڑے ہوں گے۔ لیکن کسی میں بات کرنے کی مجال نہیں ہوگی سوائے اس کے جو رحمٰن کے مقرر کردہ قاعدے کے مطابق درست بات کہے۔

(نوٹ: اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ فرشتوں، جنوں اور انسانوں کی طرح روح بھی کوئی الگ سی مخلوق ہے۔ مگر یہ مخلوق کیسی ہے؟ اس کی انسانی عقل کو خبر نہیں ہے)۔

ذٰلِكَ الۡيَوۡمُ الۡحَقُّ ۚ فَمَنۡ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ﴿۳۹﴾

39-(لہٰذا، اے نوعِ انسان بے خبری میں نہ رہ جانا۔ یاد رکھو! فیصلے کا) یہ دن ایک نا قابلِ انکار حقیقت ہے۔اس لئے جو مناسب سمجھے وہ اپنے نشو ونما دینے والے کے پاس اپنا ٹھکانہ بنالے (اور جس کا جی چاہے وہ اپنے رب سے منہ موڑ رکھے،18/29)۔

إِنَّآ أَنذَرْنَٰكُمْ عَذَابًا قَرِيبًا يَوْمَ يَنظُرُ ٱلْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ وَيَقُولُ ٱلْكَافِرُ يَٰلَيْتَنِى كُنتُ تُرَٰبًۢا ﴿٤٠﴾

40-یقیناً ہم تمہیں غلط روش کے خوف ناک نتائج کی آگاہی دے رہے ہیں (اور تنبیہہ کر رہے ہیں کہ اگر تم نے غلط راستوں کو ترک نہ کیا تو) وہ عذاب واقع ہوگا جس کا وقت زیادہ دُور نہیں ہے۔اور اس دن انسان نے جو کچھ اپنے ہاتھوں سے آگے بھیجا ہوگا وہ انہیں دیکھ لے گا (کیونکہ اس کے اعمال کے نتائج اس کے سامنے ہوں گے)۔اور وہ شخص جس نے نازل کردہ سچائیوں اور احکام وقوانین سے انکار کر کے سرکشی اختیار کر رکھی تھی تو وہ کہہ اٹھے گا! کہ کتنا اچھا ہوتا! کہ میں (انسان ہونے کی بجائے صرف) مٹی ہوتا (اور آج اس عذاب سے بچ جاتا)۔

(نوٹ: قرآن کی معاشیات کے بارے میں آگاہی۔قرآن انسانی زندگی کے معاملات ومسائل کوحل کرنے کے لیے براہِ راست مکمل نظام دینے کی بجائے فارمولا بنیادیں مہیا کردیتا ہے تا کہ آیت 1/7 کے مطابق انسانی عقل بدلتے زمانوں اور حقائق کے مطابق اُس بنیاد پر بہتر سے بہتر نظام تخلیق کرتی رہے اور یہ انسانی عقل کو دی گئی بہت بڑی آزادی ہے۔بہر حال' قرآن نے معاشی نظام بنانے کے لئے انسانی عقل کو بظاہر بنیادی طور پر 6 مراحل کی آگاہی عطا کی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔(1) اصطلاح 78/11۔15/20 میں لفظ معاشاً استعمال کیا گیا ہے۔اس کا مادہ (ع ی ش) ہے۔اس کا مطلب ہے اس طرح زندگی گذارنا کہ غم کم ہوتے جائیں اور مسرتیں بڑھتی چلی جائیں۔(2) مقصد 27/62 میں ہے کہ خلافتیں اس لئے عطا کی جاتی ہیں کہ انسانوں کے اضطراب اور مصیبتیں ختم کی جائیں۔(3) اصل منزل 89/27 'نفس مطمئنہ ایسی حالت جس میں اطمینان ہی اطمینان ہو۔(4) معاشی نظام کے لئے بنیاد 59/7 'دولت' دولت مندوں میں ہی گردش نہیں کرتی رہنی چاہیے۔(5) طریقہ 57/7 'حکمرانیاں اس لیے دی جاتی ہیں کہ زندگی کے سازو سامان کے لئے مواقع کھول دیئے جائیں۔(6) نتیجہ وترغیب 101/7 'تو وہ ایسی حالت میں داخل ہو جائیں گے جہاں عیش وآرام ہوگا اور اُن کی مرادیں اور آرزوئیں پوری ہو جائیں گی۔اس سلسلے میں زکوٰۃ اور صدقات سمیت دیگر ایسی تمام آیات جن کا تعلق معاشیات سے ہے وہ Sub Systems کے طور پر آیت 59/7 کی بنیاد پر بدلتے حقائق کے مطابق تعمیر ہونے والے نظام کے لیے مددگار آیات محسوس ہوتی ہیں۔ Ecomics کی اصطلاح قرآن کے لفظ معاشاً کا بدل نہیں ہے کیونکہ اس کی تعریف ہے لامحدود خواہشات اور محدود ذرائع کے درمیان اُنہیں پورا کرنے کی جدوجہد اور طریقے وغیرہ۔مگر یہ مزید سے مزید تحقیق طلب ہے اور فکر کا تقاضا کرتا ہے)۔